طلبہ وعلماء، چھوٹوں اور بڑوں میں شکوک وشبہات کی خلیج حائل کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ایجنسیاں اور مراعات یافتہ طبقے ،مراعات قائم رکھنے کے لیے علماء ومذہبی حلقوں کے خلاف منظم منصوبہ بندی سے برسرِ پیکار ہیں۔ان حالات میں مذہبی لوگوں کو مسالک وعقیدے کی زنجیروں سے نکل کر باہم مربوط ہوکر اسلامی اخلاقیات واقدار کے تحفظ کے لیے کردار ادا کرنا ہوگا۔تحریک کا فیصلہ کسی فرد نے نہیں کرنا بلکہ تبدیلی کے لیے پوری قوم کو متحد ہونا اور ایک قوم ہونے کا ثبوت دینا ہوگا۔

اس وقت مذہبی حوالے سے صورتحال انتہائی مخدوش ہے۔ اندرون و بیرون ملک سازشوں کے ایسے جال بنے جارہے ہیں جس کی مثال جامعہ حفصہؓ اور لال مسجد کے خلاف آپریشن کی صورت میں قوم دیکھ چکی ہے۔آپریشن سے پہلے قوم کے سامنے مسلسل یہ پروپیگنڈہ کیا جاتا رہا کہ جامعہ حفصہؓ ایک دہشت گردی کا اڈا ہے، اس میں بھاری اسلحہ ہے، دہشت گرد ہیں، غیرملکی ہیں، وغیرہ وغیرہ لیکن قوم نے دیکھا کہ سارا پروپیگنڈہ تھا اور آپریشن کے فوراً بعد مخصوص افراد نے علماء کرام اور وفاق المدارس کے خلاف بھرپور پروپیگنڈہ مہم شروع کرکے مذاکرات ناکام بنانے ،دینی طلبہ وطالبات کا وحشیانہ قتل عام کرنے ،کیمیکل بم مار کر لاشیں جلانے ،قرآن وحدیث کی کتابوں کو گندے نالوں میں پھینکنے اور انسانیت کے خلاف گھناؤنے ترین جرائم میں ملوث طاقتور ظالموں کو بے گناہ ظاہر کرنے کی بھونڈی کوششیں شروع کردی ہیں۔قوم کو، قرآن وسنت کو راہنما اور معیار جان کر حق وباطل کی تمیز کرتے رہنا چاہئے۔باطل نے مٹ ہی جانا ہے لیکن اے اہلِ حق! خیال رہے کہ کہیں باطل ہماری آخرت برباد نہ کرجائے، یاد رہے کہ باطل نے متفقہ وار کرنا شروع کردیا ہے اور اہلِ حق کو اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کرنا ہوگا ظلم اور غلامی سے نجات کے لیے ایک قوم بننا ضروری ہے۔

☆......☆......☆

مولانا عبدالعزیز صاحب اور عبدالرشید غازی شہید کی پیدائش ضلع راجن پور کی تحصیل روجھان کی دورافتادہ اور انتہائی پسماندہ بستی میں ہوئی، وہ بستی نہایت گمنام تھی، صدر جنرل ضیاء الحق کے دور میں اس بستی کو''مولانا عبداللہ'' کے نام سے منسوب کردیا گیا، اب اس بستی کو''عبداللہ شہید'' کے نام سے پکارا جاتا ہے، اس خاندان کا تعلق راجن پور کے مشہور معروف''سوڈوانی مزاری بلوچ'' قبیلے سے ہے، ان دونوں بھائیوں کے آباواجداد کردستان سے ہجرت کرکے ان علاقوں کی طرف آئے تھے، اس اعتبار سے یہ اصلاً''کرد'' ہیں، ان دونوں بھائیوں کے والد مولانا محمد عبداللہ شہید نے جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی سے 1957ء میں عالم فاضل کی سند حاصل کی اور صدر محمد ایوب خان کی فرمائش پر 1966ء میں اسلام آباد وفاقی دارالحکومت بننے کے بعد جی سکس فور میں قائم مسجد میں خطیب کے طور پر آئے تھے اور بعدازاں یہ مسجد پوری دنیا میں''لال مسجد'' کے نام سے مشہور ہوئی، مولانا عبداللہ کو اسی مسجد کے احاطے میں 17 اکتوبر 1998ء کو گولیاں مار کر شہید کردیا گیا، ان دونوں بھائیوں کی طرح مولانا عبداللہ شہید پاکستان کی کسی مذہبی یا سیاسی جماعت کے باقاعدہ رکن یا رہنما نہیں رہے بلکہ تمام جماعتوں کے ساتھ ان کے تعلقات تھے، مولانا عبدالعزیز صاحب اور عبدالرشید غازی شہید نے ابتدائی تعلیم شاہ فیصل جامعہ اسلامیہ اسلام آباد اور جامعہ فرقانیہ کوہاٹی بازار سے حاصل کی اور مولانا عبدالعزیز صاحب نے 1984ء میں عالم فاضل کی ڈگری جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن سے حاصل کی اور بعدازاں والد ماجد کی شہادت تک جامع مسجد مجددیہ پارک روڈ ایف ایٹ میں امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دیئے۔عبدالرشید غازی شہید نے پرائیویٹ طور پر بی اے تک دنیاوی تعلیم حاصل کی اور بعدازاں 1988ء میں قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد سے اوّل پوزیشن میں''انٹرنیشنل ریلیشنز'' میں ایم اے کیا اور 1989ء میں یونیسکو کے تحت منسٹر آف ایجوکیشن میں اٹھارویں گریڈ کے عہدے پر تعینات ہوگئے، جہاں سے ان کو ملک دشمن سرگرمیوں کا الزام لگا کر ملازمت سے برطرف کردیا گیا۔